✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

خلافتِ حقّہ اور اشاراتِ الٰہیہ

(تقریر نمبر 3 بابت خلافتِ ثالثہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (النور:56-58)

یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ہرگز گمان نہ کر کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ (مومنوں کو) زمین میں بے بس کرتے پھریں گے جبکہ ان کا ٹھکانا آگ ہے اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

سامعین کرام! خاکسار کی گزارشات کا موضوع **"خلافتِ حقّہ اور اشاراتِ الٰہیہ۔خلافتِ ثالثہ"** ہے۔ یعنی آج خاکسار آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بعض بندوں پر ہونے والے ان اشارات کا ذکر کرے گا جن میں لوگوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ بننے کے متعلق خبر دی گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(رسالہ الوصیت از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اپنے منتخب کردہ خلیفہ کی طرف مائل کر دیتا ہے اور بعض اوقات اپنے انتخاب سے لوگوں کو بھی بذریعہ رؤیا و کشوف یا اور طریق پر مطلع فرماتا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی کے تذکرہ میں یہود کی شریعت کی کتاب طالمود میں لکھا ہے۔

It is said that he(The Messiah) Shall die and his kingdom descend to his son and grandson.

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) وفات پا جائے گا اور اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔

(طالمود از جوزف برکلے باب پنجم مطبوعہ لندن 1878ء)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی 1956ء کی جلسہ سالانہ کی تقریر میں خلیفہ ثالث کے ساتھ تائیدات الٰہیہ کی بشارات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"مَیں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اُس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔"

(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ 17)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ان بشارتوں میں سے ایک یہ ہے کہ مَیں نے دیکھا کہ مَیں بیت الدعاء میں بیٹھا تشہد کی حالت میں دعا کر رہا ہوں کہ الٰہی! میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کا ہوا۔ پھر جوش میں آکر کھڑا ہو گیا ہوں اور یہی دعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسمٰعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ اسمٰعیل کے معنی ہیں خدا نے سن لی اور ابراہیمی انجام سے مراد حضرت ابراہیمؑ کا انجام ہے کہ ان کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسماعیلؑ دو قائمقام کھڑے کر دیئے۔ یہ ایک طرح کی بشارت ہے۔ جس سے آپ لوگوں کو خوش ہو جانا چاہئے۔"

(عرفان الٰہی، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 350)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے ایسی خبر دی ہے کہ مَیں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہو گا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہو گا۔"

(الفضل 8/اپریل 1915ء)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں آپ کے فرزند مصلح موعود اور پوتے کے متعلق بھی بشارات موجود ہیں۔ چنانچہ تذکرہ میں یہ الہامات درج ہیں۔

"اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَۃً لَّکَ۔ یعنی ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہو گا۔ گویا آسمان سے خدا کا نزول ہو گا اور ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہو گا۔"

(تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ 554)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"بیالیسواں نشان یہ ہے کہ خدا نے نافلہ کے طور پر پانچویں لڑکے کا وعدہ کیا تھا جیسا کہ اسی کتاب مواہب الرحمن کے صفحہ 139 میں یہ پیشگوئی لکھی ہے۔ وَبَشَّرَ بِخَامِسٍ فِیْ حِیْنَ الْاَحْیَانِ یعنی پانچواں لڑکا ہے جو چار کے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا۔ اس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہو گا اور اس کے بارے میں ایک اور الہام بھی ہوا کہ جو اخبار البدر اور الحکم میں مدّت ہوئی کہ شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَۃً لَّکَ۔ نَافِلَۃٌ مِنْ عِنْدِیْ۔ یعنی ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں کہ جو نافلہ ہو گا۔ یعنی لڑکے کا لڑکا۔ یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے۔"

(حقیقۃ الوحی از روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 228-229)

سامعین! یہ موعود نافلہ در حقیقت پسر موعود کا ہی فرزند تھا اور اسی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پانچواں بیٹا قرار دیا گیا ہے اور اس پانچویں فرزند کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ۔ یعنی ایک حلیم لڑکے کی تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہو گا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہو گا۔ پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی۔ تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 587)

اور اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ کا الہام 16 / ستمبر 1907ء کو ہوا تھا جس روز کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات ہوئی تھی۔ پھر 1907ء کو الہام ہوا۔ ”آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔“

(تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ 626)

اور 6۔ 7 / نومبر 1907ء کو الہام ہوا۔

”اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اِسْمُهٗ يَحْيٰى۔ اَلَمْ تَرَكَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ“

(تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ 626)

یعنی ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیٰ ہے۔

حالانکہ اس سے پہلے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات جو الہام اِنِّیْ اُسْقِطُ مِنَ اللّٰہِ وَاُصِیْبُہٗ کے مطابق ہوئی تھی جس میں یہ خبر دی گئی تھی کہ وہ جلد فوت ہو جائے گا۔ آپ کے متعلق یہ الہام بھی ہوا تھا کہ کَفٰی ھٰذَا

(تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ 279)

جس کا ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یہ فرمایا ہے کہ

”یہ نسل یا اولاد کافی ہے اور اب اس کے بعد کوئی نرینہ اولاد نہیں ہو گی۔“

(صادقوں کی روشنی کو کون دُور کر سکتا ہے، انوار العلوم جلد اول صفحہ 150)

لیکن صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات کے بعد ایک اور لڑکے کی پیدائش کے متعلق مذکورہ بالا الہامات میں جو بشارات دی گئی تھیں۔ ان سے مراد موعود نافلہ ہی تھا جیسا کہ اوپر بحوالہ حقیقۃ الوحی ذکر آچکا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس پانچویں فرزند سے مراد پوتا ہی لیا تھا اور عملاً بھی حضورؑ کے الہام کَفٰی ھٰذَا کے مطابق مرزا مبارک احمد مرحوم کے بعد کوئی نرینہ اولاد نہیں ہوئی۔

گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذکورہ بالا الہامات کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پہلے بیٹے مرزا نصیر احمد مرحوم کو قرار دیا۔ لیکن وہ کم عمری میں ہی فوت ہو گئے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مذکورہ بالا الہامات کے مصداق نہیں تھے کیونکہ ان الہامات میں اس موعود کا ایک نام یحیٰ ہے جس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود یہ فرماتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے زندہ رہنے والا۔

(تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ 626)

سامعین! یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ موعود پوتا آپ کے پسر موعود مصلح موعود سے یہ مشابہت رکھتا ہے کہ جیسے لمبی عمر پانے والے مصلح موعود کی پیشگوئی کے بعد پہلے بشیر اول ارہاص کے طور پر پیدا ہوئے جنہیں پسر موعود والی پیشگوئی کا مصداق سمجھا گیا۔ لیکن وہ جلد وفات پا گئے اور ان کی وفات کے بعد پسر موعود کی پیشگوئی کا اصل مصداق بشیر ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پیدا ہوئے۔ بالکل اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبشر بہ لمبی عمر پانے والے موعود پوتے کی پیشگوئی کے بعد 1907ء میں بشیر ثانی مصلح موعود کے ہاں نصیر احمد مرحوم پیدا ہوا جسے مبشر بہ موعود نافلہ کا مصداق سمجھا گیا۔ لیکن وہ بھی بشیر اول کی طرح ہی چھوٹی عمر میں وفات پا گئے اور اس کے بعد لمبی عمر پانے والے موعود پوتے اور دوسرے لفظوں میں پانچویں فرزند کا حقیقی مصداق پیدا ہوا یعنی صاحبزادہ مرزا ناصر احمد۔

پوتے کے لئے بیٹے کا لفظ بکثرت ہر زبان میں استعمال ہوتا ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت اماں جان نے اپنے تمام پوتوں میں سے صرف حضرت مرزا ناصر احمد خلیفہ المسیح الثالث کو ہی اپنے بیٹوں کی طرح پالا اور ان کی تربیت فرمائی۔ آپ اس الہامی نام سے ہی آپ کو پکارا کرتی تھیں۔

سامعین! حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب مرحوم کو ایک خط میں یوں تحریر فرمایا:

”یہ درست ہے کہ حضرت اماں جان ناصر احمد کو بچپن میں اکثر یحیٰ کہا کرتیں اور فرماتی تھیں کہ یہ میرا مبارک ہے۔ یحیٰ ہے جو مجھے بدلہ میں مبارک کے ملا ہے۔

مبارک احمد کی وفات کے بعد کے الہامات بھی شاہد ہیں۔ ایک بار میرے سامنے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت اماں جان سے اور بڑے زور سے اور بہت یقین دلانے والے الفاظ میں فرمایا تھا کہ "تم کو مبارک کا بدلہ بہت جلد ملے گا۔ بیٹے کی صورت میں یا نافلہ کی صورت میں۔ "مجھے مبارک احمد کی وفات کے تین روز بعد ہی خواب آیا کہ مبارک احمد تیز تیز قدموں سے آرہا ہے اور دونوں ہاتھوں پر ایک بچہ اُٹھائے ہوئے ہے۔ اُس نے آکر میری گود میں وہ بچہ ڈال دیا اور وہ لڑکا ہے۔ اور کہا کہ "لو آپا! یہ میرا بدلہ ہے۔" (یہ فقرہ بالکل وہی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا)۔ مَیں نے جب یہ خواب صبح حضرت اقدس کو سنایا تو آپؑ بہت خوش ہوئے۔ مجھے یاد ہے آپؑ کا چہرہ مبارک مسرت سے چمک رہا تھا اور فرمایا تھا کہ "بہت مبارک خواب ہے۔" آپ کی بشارتوں اور آپ کے کہنے کی وجہ تھی کہ ناصر سلمہ اللہ تعالیٰ کو اماں جان نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ اماں جان کے ہی ہاتھوں میں ان کی پرورش ہوئی۔ شادی بیاہ بھی انہوں نے کیا اور کوٹھی بھی بنا کر دی (النصرۃ) تمام پاس رہنے والے جو زندہ ہوں گے اب بھی شاہد ہوں گے کہ حضرت اماں جان ناصر کو مبارک سمجھ کر اپنا بیٹا ظاہر کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں "یہ تو میرا مبارک ہے" عائشہ والدہ نذیر احمد جس کو حضرت اماں جان نے پرورش کیا اور آخر تک ان کی خدمت میں رہیں۔ یہی ذکر اکثر کیا کرتی ہے کہ اماں جان تو ناصر کو اپنا مبارک ہی کہا کرتی تھیں کہ یہ تو میرا مبارک مجھے ملا ہے... کئی سال ہوئے مَیں بہت بیمار ہوئی تو مَیں نے ایک کاپی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض باتیں جو یاد تھیں لکھی تھیں۔ اُن میں یہ روایت اور اپنا خواب مَیں نے لکھا تھا وہ کاپی میرے پاس رکھی ہوئی ہے۔"

سامعین! آغا محمد عبد اللہ خان صاحب فاروقی احمدی بمقام بھڈانہ تحصیل گوجر خان اپنی تصنیف کوکب دُرّی مطبوعہ 1930ء کے صفحہ 5 پر اپنا ایک کشف درج کر کے تحریر فرماتے ہیں۔

"لیکن اب آفتاب ایک پرندہ کی شکل میں متمثل ہو گیا۔ اس کے چار پر تھے پہلے پر کے اگلے حصہ پر "نور" لکھا ہوا تھا اور دوسرے کے 3/1 حصہ پر "محمود"۔ تیسرے پر کے عین وسط میں "ناصر الدین" اور چوتھے پر "اہل بیت"۔ ان چاروں پروں کے زیر ایک زرد چادر اور ایک سرخ چادر تھی۔ سرخ چادر زمین پر گر پڑی اور زرد چادر آفتاب میں سما گئی۔ تخمیناً 75 لمحوں کے بعد آفتاب منارہ بیضاء کے عین جنوب کی طرف غائب ہو گیا اور پھر سارے کشف میں نظر نہ آیا۔

لفظ ناصر الدین میں اور اسی طرح بعض اور رؤیا میں تیسرے خلیفہ کا صفاتی نام دکھایا گیا اور یہ بالکل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اس بشارت کے مطابق جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی کہ میرا بھی ایک لڑکا دین کی نصرت کرنے والا ہو گا اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے انتخاب کے بعد ان کا نام بعض جرائد نے ناصر الدین ہی لکھا۔

(دیکھئے نوائے وقت لاہور 10/ نومبر 1965ء)

مکرم چوہدری ولی داد خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ اپریل 1930ء میں جب ریٹائر ہو کر گھر شیخوپورہ تشریف لائے تو خواب دیکھا کہ

"مَیں قادیان میں ہوں اور وہاں اور بھی بہت سے لوگ جمع ہیں جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی موجود ہیں اور میاں ناصر احمد صاحب جو ابھی بچہ ہیں وہاں پاس بیٹھے ہیں کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے تین بار بڑے جوش سے میاں ناصر احمد صاحب کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ "محمود! یہ بادشاہ ہو گا۔ محمود! یہ بادشاہ ہو گا۔ محمود! یہ بادشاہ ہو گا۔"

پھر آپ کی آنکھ کھل گئی۔"

سامعین! مکرم فضل حق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری (ساہیوال) بیان کرتے ہیں:

"بندہ نے غالباً 1934ء میں خواب میں دیکھا کہ ایک پختہ عمارت بنی ہوئی ہے۔ اس کے ایک کمرہ میں جسے لوہے کا پھاٹک لگا ہے۔ میاں ناصر احمد صاحب ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہم سے جدا ہو رہے ہیں اور حضور میرا بازو پکڑ کر میاں ناصر احمد صاحب کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کہہ رہے ہیں کہ

"اب میرے بعد میری جگہ یہ آپ کے خلیفہ ہوں گے۔"

مکرم مستری بدر الدین صاحب دار الصدر غربی الف ربوہ بیان کرتے ہیں:

"آج سے چھبیس ستائیس سال قبل مَیں نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے مکان کے سامنے والے لنگر خانہ میں جو صرف جلسہ سالانہ میں جاری ہوتا تھا۔ اس کے ایک کمرہ کے اندر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ٹہل رہے ہیں اور مَیں کمرہ کے دروازے پر باہر بیٹھا پڑا رو رہا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ حضور وفات پا چکے ہیں۔ مَیں اسی غم میں روتا جا رہا ہوں کہ حضور ٹہلتے ٹہلتے دروازے کے پاس آئے اور فرمایا۔ "بدر الدین! اتنے کیوں رو رہے ہو؟" لیکن مَیں کوئی جواب نہیں دے

سکا اور برابر روتا جارہا ہوں۔ یہ سمجھ کر کہ حضور وفات پا چکے ہیں۔ اس کے بعد پھر دوبارہ حضور ٹہلتے ٹہلتے دروازے کی طرف آئے اور فرمایا "بدر الدین! اتنے کیوں رو رہے ہو۔ میاں ناصر احمد جو ہیں۔" اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ مَیں اس رؤیا کو خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ مَیں نے یہی نظارہ رؤیا میں دیکھا۔"

سامعین! مکرم مولوی رشید احمد چغتائی صاحب دارالرحمت ربوہ اپنے والد صاحب مکرم بابو نور احمد صاحب چغتائی مرحوم (وفات 1954ء) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

"آپ کو اپنی وفات سے سالہا سال قبل قریباً بیس سال قبل پہلے کشفی طور پر ایک رؤیا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد کی خلافت ایک نور کی شکل میں دکھائی گئی۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ جہاں تک میری نظر کام کرتی تھی حضور کا یہ نور خلافت مجھے ممتد اور لمبا دکھائی دیا۔ جس کے آخر میں معاً بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خلافت مجھے جلوہ افروز دکھائی گئی۔ مَیں اسی رؤیا کی حالت میں کہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت بفضلہ تعالیٰ اتنی لمبی ہے کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی خلافت اس کے بعد چھوٹی رہ جائے گی۔

اپنے والد بزرگوار بابو نور احمد صاحب چغتائی کے منہ سے خود سنی ہوئی رؤیا اوپر درج کرنے کے بعد خاکسار (رشید احمد چغتائی) خدا تعالیٰ جس کے قبضہ قدرت میں میری اور میرے اہل وعیال کی جان ہے قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے یہ حلفیہ بیان کرتا ہے کہ مذکورہ بالا رؤیا بلا کم وکاست جس طرح خاکسار نے اپنے والد سے سنی تھی تحریر کر دی ہے۔ وَاللّٰہُ عَلٰی مَا اَقُوْلُ شَھِیْد"

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 ستمبر 1950ء میں فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مَیں تو جاتا ہوں۔ لیکن خدا تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت ثالثہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا۔ اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی اینٹ بنایا اور مجھے اس نے دوسری اینٹ بنایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں۔ لیکن رجالٌ کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں۔ جو دین کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔"

(روزنامہ الفضل لاہور 22 ستمبر 1950ء صفحہ 6)

خلافت نبوت کا اک تکملہ ہے
خلافت نبوت، نبوت خلافت
نہیں ہوتے معزول ہرگز خلیفے
کہ رکھتی ہے اک خاص نصرت خلافت
نہیں چھین سکتا خلیفہ سے کوئی
خدا کا عطیہ ہے خلعت خلافت

(اس تقریر کی تیاری میں کتاب "جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارے میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے" از مرتبہ حنیف محمود سے مدد لی گئی)